اوم

مانڈکیوپنشد

کا

اردو ترجمہ

مولفہ

منشی گردھاری لال صاحب پنشنر انبالہ شہر

سنہ ۱۹۰۶ء

ست بھوشن پریس انبالہ شہر میں پنڈت رشی گیش کے اہتمام سے

طبع ہوا

بار اول تعداد ۵۰۰

قیمت فی جلد ۱؎

اوم

(۱) وہ پرماتما جزو لاتیجزی ہے خالص مراقبہ سے اسکو پا سکتے ہیں۔ چوتھے اوستھا میں بے تعلق ہے۔ بیوہار میں نہیں آسکتا۔ تمام عالم کا اندماج اُس کی ذات میں ہے۔ وہ سراسر نجات اور رستگاری ہے۔ بے عدیل اور بے مثال ہے۔ اس طرح اوم اسم کا مسمّی آتما ہی ہے۔ اپنی ذات سے پرماتما کو پراپت ہوتا ہے۔ جو اس طرح جانتا ہے۔

اخیر جملہ مکرر اس واسطے لایا گیا۔ کہ کلام میں تاکید ہو۔

(۲) عالم خواب میں پرماتما کامل دانش ہے۔ مکار اخیر جزو سے اوم کی تمامیت ہوتی ہے جانتا ہے اس سب جگت کو اور مرنے کے بعد مکت پاتا ہے۔ اس طرح جو جانتا ہے۔

مراد یہ ہے جو شخص اوم اسم اور اُس کی مسمّی پرماتما کو کما ینبغی جانتا ہے وہ مکت پاتا ہے۔

(۳) حالتِ خواب میں اُس پرماتما کی دوسری ماترا (جزو) اوکار ہے۔ اور یہ متوسط ہے۔ بڑھاتا ہے۔ بیشک گیان کی رسوم قدیم کو اور سب کو یکساں دیکھتا ہے۔ نہ اُس کی برہمہ کے نہ جاننے والا خاندان میں ہوتا ہے۔ جو اس طرح جانتا ہے

مراد یہ ہے۔ جو پرماتما کی اوکار ماترا کو کما ینبغی جانتا ہے۔ وہ ہمیشہ گیان بڑھاتا ہے۔ اور اُس کے خاندان میں گیانی صاحب معرفت پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ دوسروں کے دُکھ کو اپنا دُکھ سمجھتا ہے۔ اور سکھ کو سکھ۔

(۴) اس پرماتما کو اوم کار سے بغیر کیا گیا ہے۔ اوم کے اجزا اُس کے اجزا ہیں اور مسمّی یعنی ایشر کے اجزا اوم اُس کے اسم کے اجزا ہیں۔

اسم میں اے۔ او۔ م۔ یہ تین جزو ہیں

(۵) نہ اس کو اندرونی بچار ہے۔ نہ اُس کو بیرونی نہ ان دونوں کا نہ مجمع دانش نہ وہ ایک وقت سب چیزوں کو جانتا ہے۔ ناواقف اور بے خبر بھی نہیں۔ وہ غیر محسوس ہے۔ اُس کا بیوہار نہیں ہو سکتا۔ یعنی اُس کو بتلا نہیں سکتے۔ گرفت کے لائق نہیں۔ کسی قسم کا نشان اُس کی ذات میں نہیں۔ قوتِ متفکرہ اُس کو دریافت نہیں کر سکتی۔ وہ بے تعلق ہے۔ اسم اور مسمّی سے برا۔ اُس کے حصّے نہیں وہ تمام عالم کو حالتِ سکون میں لاتا ہے۔ بے عیب اور بے اضطراب ہے۔ رہائی اور نجات کا وجود ہے۔ بے عدیل اور بے مثال ہے۔ وہ پرماتما چوتھے اوستھا کو حاصل کئے ہوئے ہے۔ دانشمند اس کو اس طرح ہی جانتے ہیں وہ سب کا محرک اس کو ہی جاننا چاہیئے (ش) اس منتر میں بے تعلق حالات مراقبہ کا ذکر ہے۔

(۶) یہ پرماتما سب کا مالک ہے۔ یہ پرماتما سب کچھ جانتا ہے۔ یہ پرماتما سب کے اندرون ہے۔ یہ پرماتما سب کا سبب ہے۔ سب کا پیدا کرنے والا۔ اور برباد کرنے والا۔ مخلوقات کا ہے۔

پچھلے منتروں میں پرماتما کے اوصاف بیان کئے۔ اب دوبارہ اُنکو موکد کیا اور جتلایا ہے۔ کہ وہ ذاتِ اعلیٰ خالق رازق عالم الغیب ہے۔ موت اور حیات اُسی کے ہاتھ ہے۔ کہ انسان کو مناسب ہے۔ کہ اُسکی ہی پرستش کرے۔

(۷) اس خواب کی حالت میں پرماتما کوئی آرزو نہیں رکھتا۔ نہ کوئی سوپن دیکھتا ہے۔ وہ سوشپتی (تیسری حالت) عالم فنا کی صورت میں ہے۔ وہ تنہا اور کسی طرف متوجہ نہیں کامل دانش ہے۔ سراسر سرور ہے اور ہمیشہ مسرور رہتا ہے۔ وہ بیدار ہے۔ تمام اشیاء کی حقائق کما حقہٗ جانتا ہے۔ یہ تیسرا جزو ہے۔

اس منتر میں پرماتما کی حالت حالتِ حفا ہے۔ مخلوق میں بیان کی ہے۔

(۸) وہ پرماتما حالتِ فنائے مخلوق میں عالم خواب کی صورت میں ہے۔ اور

اُس وقت اُس کی حکمتِ بالغہ مخفی ہے۔ وہ تمام جہان میں محیط ہے اور انیس عناصر اُس میں مندمج ہیں۔ وہ خالصِ دانش ہے۔ اور بذاتہ منور ہے یہ اُس کی ذات کا دوسرا جزو ہے۔

حکمائے ہند نے پانچ عناصر لطیف اور دس حواس اور عقل۔ دل۔ خودی۔ قوتِ مدرکہ کو انیس عناصر مانا ہے۔

(۹) وہ پرماتما ہمیشہ بیدار ہے۔ اپنی حکمتِ انتظامِ دنیوی میں لگا ہوئے ہے۔ اُس کے سات انگ ہیں۔ وہ ان سب میں بیاپک ہے۔ نو زدہ عناصر اس کے منہ ہیں یعنی سب عناصر اُس کے ہی حکم سے پیدا ہوئے۔ وہ عالم کشف یعنی مادی دنیا کی حفاظت کرنے والا ہے۔ تمام حیوانات پر کارفرما اُس پرماتما کا چہارم اجزا میں سے ایک جزو ہے۔

(شش) مخلوقات کو نیک و بد افعال کا نتیجہ جس حالت میں حاکم حقیقی دیتا ہے اُس حالت کو عالمِ بیداری مانا گیا ہے۔ گو وہ ذاتِ منور ہمیشہ سے بیدار اور خواب کے لوث سے مبرا ہے۔ مگر انتظامِ دنیوی کی وجہ سے یا نسبت سے اس منتر میں اس صفت کا بیان کیا۔

(۱۰) اوم اسم کا مسمّی بہ ہیتِ کلی پرماتما ہی ہے۔ یہ سرب بیاپک پرماتما سب سے بڑا ہے۔ بلحاظ اسم اس مسمّی کے بھی چار حصّے ہیں۔

اوم محض ذاتِ الٰہی کے لئے ہی مخصوص ہے۔ اور کسی ذات کے واسطے ملفوظ نہیں ہوتا۔ یا یہ کہو اس اوم کا اطلاق خلاق بے مثال کے سوا اور کہیں نہیں ہوتا۔ پرماتما محیطِ کل ہے۔ اور سب محاط ہیں۔ اوم اسم کے چار حصّے ہیں۔ بلحاظ علم ہجا۔ مسمّی کے بھی چار حصّے تسلیم کئے گئے ہیں۔ ان کی تشریح آئندہ کے منتروں میں ہوگی۔

(۱۱) اوم یہ ایشر کا نام ہے۔ یہ کامل لازوال اُس کا بیان ہے۔ ماضی۔ مستقبل۔ حال۔ یہ سب ہی اوم ہیں جو ذات سوائے مخلوق ہے۔ اور زمانوں

سے محدود نہیں۔ وہ بھی اوم اسم کا مسمّی الیشر ہے۔

اوم اسمِ اعظم تمام اوصاف اس کے مسمّی (باچیہ) الیشر کے سب اُس میں موجود ہیں۔ اس اوم سے اُس پرماتما کا بیاکھیان یا تشریح کی جاتی ہے۔ وہ پرماتما کسی زمانہ سے ازمنہ ثلاثہ میں سے تعلق نہیں رکھتا وہ لازوال اور بے تغیر ہے یکساں حالت اُس کی ذات سے مخصوص ہے۔ وہ نہ پری درونہ پراگندگی وہ مجسم یا بھاری نہیں۔ وہ پراگندہ یا تشہر نہیں مہاتما اس اسم اعظم کا ہی ورد کرتے ہیں جوں جوں اس میں اُن کی مشق بڑھ جاتی ہے۔ اوں اوں مسمّی کا دسان اور قرابت حاصل ہوتی جاتی ہے۔ افعال کے اعتبار سے پرمیشر کے دو نام ہو گئے ہیں۔ ایک وصفی دوم ذاتی۔ ذاتی نام وہ ہے۔ جو بے تعلق ہو۔ مثلاً۔ ابدی۔ ازلی۔ بے رنگ۔ بے چگون اور وصفی نام خالق رازق جزائے افعال دینے والا وغیرہ ہیں۔

(۱۲) وہ پرماتما عالم بیداری خلائق میں سب کے دستور باندھنے والا ہے۔ اپنے اپنے کام میں سب کو لگانے والا ہے یہ وصف اوم شبد کے پہلے جزو سے منسوب ہیں۔ یہ اکار الفاظ میں اکثر اوّل آتا ہے۔ اور ابجد میں بھی اوّل ہے۔ جو شخص اس تعلق کو جانتا ہے۔ وہ اپنے فرقہ میں پیشوا ہوتا ہے۔ اور تمام ارزوں کو حاصل کرتا ہے۔

(دشن) ۹ کار الف جیسے ابجد میں اوّل ہے۔ ویسے ہی پرماتما سب سے اوّل ہے۔ وہ سب کو اپنے اپنے کاموں میں لگاتا ہے جو لوگ اُس کو کماحقہٗ جانتے ہیں۔ وہ رنج والم سے محفوظ و مامون رہتے ہیں۔

شانتی ! شانتی ! ! شانتی ! ! !

ہزاری گولی

جو صاحب مرض آتشک میں مبتلا ہوں۔ اور باوجود صدہا علاج کے بھی فائدہ کلی یا جزی نہ ہوا ہو وہ ہماری نہایت مجربہ اور آزمودہ ہزاری گولی کا استعمال فرمائیں ضرور آرام ہوگا۔ قیمت گیارہ گولی (۸ر)

گولی کلیو جیون (زندگی نامردان) ۲۱ عدد گولی کے استعمال سے کیسا ہی نامرد کیوں نہ ہو۔ اپنی منزلِ مقصود کو پہنچتا ہے۔ دو روپیہ۔

بالکامرت گوٹکا یعنی بچوں کے حق میں یہ گولی آبِ حیات ہے۔ جو بچے پیدا ہونے کے بعد پیلے اور سبز دست شروع ہو کر سوکھنے تک جاتے ہیں۔ اور مرجاتے ہیں۔ جس کو عام لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ مسان کی بیماری ہے۔ یہ گولی اپنے بچوں کے لئے نایاب ہے قیمت ایک تولہ گولیوں کی عہ

نوٹ صدہا بار آزمودہ ہے۔ اگر آرام نہ ہو تو قیمت بلاشبہ واپس دیجاویگی

کشتہ فولاد آٹھ سو آتشہ قیمت فی تولہ للہ

پنڈت رکھی کیش شرما انبالہ شہر بازار غراسیاں

پاکٹی دوائی خانہ

اسونی کمار گٹکا

پاکٹی دوائی خانہ

پیارے ناظرین یہ گولیاں آیورویدیعنی ویدک شاستر کی جاننے والے
اسونی کمار مہاراج نے یہ گولیاں تمام مرضوں کے دفع کرنیکے لئے
تیار کیں ہیں جن گولیونکی ایک ڈبیا ہر ایک انسان کو اپنی پاس
رکھنی چاہئے ایک ڈبیا میں چالیس گولیاں ہونگی ہر ایک بیماری انکے استعمال
سے نیست و نابود ہو جائینگی یاد رہے دوا ایک ہے مگر ہر بیماری میں استعمال کرنیکا طریق جدا
ہے مثلاً بخار میں عرق شنبلیہ یا عرق گلو اگر دولوں نمبلیں تب تلسی کی پتہ تنکی
کیساتھ استعمال کیجاوے اور کھانسی میں پان کیساتھ آتشک میں چوبچینی
کے ساتھ سوزاک میں تازہ پانی کیساتھ یا کچی لسی کیساتھ اسیطرح ہر
ایک بیماری میں اس کے استعمال کرنیکی تراکیب الگ الگ ہیں وہ
تراکیب گولیونکی ساتھ ملینگی ؛ قیمت فی ڈبیا جس میں چالیس گولیاں
ہونگی صرف ۵ر ڈبیا کلاں اسی گولی کا ۸ر محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر

رشی کیش شرما آیورویدشاستر امتحان شدہ پریوگ گریتا
بازار خراسیان انبالہ شہر

جملہ حقوق محفوظ

تیتریو پنشد

کا

اردو ترجمہ

جسکو

منشی گردھاری لال ورماساکن پنجوکھرہ وارد حال انبالہ شہر

نے

مطبع ست بھوشن شہر انبالہ مین
باہتمام پنڈت رشی کیش شرما
کے شایع کرایا

حق کاپی رائیٹ محفوظ ہے

تیریوپنیشد

کا

اردو ترجمہ

جسکو

منشی گردھاری لال ورما ساکن پنجوکھرہ
وارد حال انبالہ شہر

مطبع ست بھوشن میں باہتمام پنڈت
رشی کیش شرما کے شایع ہوا

۲۵ مارچ ۱۹۰۵ء

تعداد پانسو بار اول

قیمت پختہ ۱۰ر

اوم

(۱) اے ذاتِ مقدس یزداں ہم کو آرام دیں اور اپان ہم کو سکھ دیں اور حس باصرہ ہم کو آرام دے اور بازو بازو ہماری راحت کا باعث ہو اور عقل گویائی ہمیں آرام بخش ہووے اور چلنے والے بازو قدم ہمکو آرام پہونچاویں اے سب خیال کے نتیجہ دینے والے الیشر اور اے مرب بیابک اے قادرِ مطلق۔

(۲) آمین! آپ کو ہر دا ہے قبول ہو۔

اس گوناگوں جہاں کو اے ذاتِ نامتناہی تونے موجود کیا تو سب سے اعلیٰ ہے اور بمنزلہ عیاں میں ضرور آپ کو حاضر سمجھونگا۔ یہ میرا خیالِ کتب جادقہ کے مطابق ہے۔ یہ میرا کلام سامع کا محافظ ہووے۔ اور قاری کا بھی محافظ ہووے۔ سامع اور قاری مرشد اور مرید یا استاد شاگرد کی حفاظت کرے۔ اے خالقِ جہاں ہم استاد شاگرد مرشد مرید اور قاری سامع والد اور ولد وغیرہ کی حفاظت تکالیفِ ذاتی و نوعی اور حوادثِ قدرتی سے ہووے

(۲) استاد شاگرد سے کہتا ہے۔ کہ حمدِ الٰہی کے بعد ہم تعلیم کے متعلقات حروف اور آن کی آواز مقصورہ محدودہ اور ترکب حروف نیز کتاب ابتدائی تعلیم کی نسبت بیان کرینگے۔

(۳) شاگرد دعا کرتا ہے کہ میرا اور استاد کا نورِ علم جہان میں پہلے اور ہم دونوں کا جلالِ معرفت آفاق کو منور بنائے۔ ہم علم کے متعلق پانچ اجزا کا بیان کرینگے یا علوم کے اقسامِ خمسہ کی نسبت متکلم ہونگے۔ وہ پانچ اقسام یہ ہیں۔

جغرافیہ۔ علمِ ہیئت۔ علمِ اشاعت علوم۔ علمِ اولاد۔ علمِ تلفظ یہ سب علوم علومِ عظیمہ کہلاتے ہیں۔ کیونکہ عدم اور وجودِ عالم ان پر ہی منحصر ہے۔

علمِ جغرافیہ وہ ہے۔ جس میں زمین کا ذکر ہو اس علم میں زمین کو مقدم سمجھا گیا

ہے۔ اور اجرامِ سماوی اُس کا بالائی حصہ قرار دیا گیا ہے۔ اُس کو تامی یا بدرجہ دوم رکھا گیا ہے۔ خلا یعنی زمین اور اجرامِ سماوی کا درمیانی حصہ اِن دونوں سے منسوب کیا گیا ہے۔ اور ہوا جس میں اجزے شامل ہیں خلا میں مقیم ہے۔ سنسکرت میں اس بدیا کو ادہی لوگ یا بہوگول کہتے ہیں۔

علمِ ہیت جو زبانِ سنسکرت میں ادہی جیوتیشم یعنی جوتش بدیا کہلاتی ہے اِس میں آگ کو مقدم سمجھا گیا ہے۔ کیونکہ اجزے زمین سے اُٹھکر بذریعہ عنصر آتش سورج کی طرف جاتے ہیں۔ اور سورج کو دوسرا سبب مانا گیا ہے۔ اِس واسطے کہ اس سے بارش ہوتی ہے۔ پانی ان دونوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اور برق ان دونوں یعنی آگ اور سورج کو ملاتی ہے۔ سوم علمِ اشاعت علوم جو ادہی بدیم کہلاتا ہے۔ اس میں استاد مقدم اور شاگرد سبب ثانی ہے۔ علم دونوں کا ممد اور معاون اور تعلیم دونوں کو ملاتی ہے۔

چہارم علمِ اولاد اس کا نام سنسکرت میں ادہی پرجیم کہتے ہیں۔ اس میں سبب اول ماں اور سبب دوم باپ ہے۔ اولاد میں دونوں کا تعلق ولادت دونوں کی مواصلت کی علت ہے۔

پنجم علمِ تلفظ یا علم ہی۔ اس کو سنسکرت میں ادہاتم کہتے ہیں اس میں سبب اوّل حصہ زیرین ذقن سے اور بالائی حصہ سبب دوم تلفظ ان ظریا قرات حروف ان دونوں سے تعلق رکھتا ہے اور ان دونوں کی وصل کی علت زبان ہے جو شخص ان علوم خمسہ سے واقف ہے وہ صاحبِ اولاد گاؤ۔ غلہ ہوتا ہے اور ہر ایک قسم کے آرام سے فیض پاتا ہے۔

(۴) طالب علم پرماتما سے جو مخزنِ راحت اور منبع بید مقدس اور نجات ہے۔ یہ دعا مانگے اے پرمیشر آپ غلہ وغیرہ تمام عالم کو دیتے ہیں۔ آپ مجکو عقل یا قوت حافظہ عطا کریں اور میں علمائے افضل کی مانند بید مقدس کے معانی سے واقف ہوؤں۔ اور میرا جسم انسانی ہووے اور میری زبان

شیریں ہو کوئی تلخ لفظ ملفوظ نہ کرے۔ اور میرے کان کتب مقدسہ کو ہمیشہ سماعت کریں اے پرماتمن! ابید مقدس کا مخزن آپ ہیں۔ آپ عقل سلیم سے مستور اور سب باشعور سے شعور و فور رکھتے ہیں۔ مجھ پر کرم کیجئے کہ میں پڑھے ہوئے کتب متبرکہ کو نہ بھولوں اور دولت مجکو حاصل ہو جس سے میں جہان میں شہرت حاصل کروں اور بیش بہا رفت گائے۔ گھوڑے اور خورد ونہائے مرغوب مجکو نصیب ہوویں۔

اے پرمیشر! آپ ساکن اور متحرک مخلوق کے قایم کرنے والے ہو آپ مجکو رونگٹے والی بھیڑ بکری گائے اور دولت مع ہاتھی گھوڑے وغیرہ چوپائے عطا کیجئے اور ان مجردوں کو جنکا دل پر قبضہ ہے۔ میرے مصاحب بنائے اور سلیم الطبع آزاد میرے پاس آئیں۔ جنکی صحبت سے میں بھی آزاد بنوں اور آزاد سیرت آدمی مجکو بخوبی جانیں۔ جہاں میں میری بزرگی ہو اور آپ کی ذات سے تعلق پیدا کر موصوف اور ممدوح بنوں اے تمام فضیلت کے مالک اور علم کے خزانے آپ کی ذات میں میں مستغرق ہوتا ہوں۔ اے مجسم عظمت پرمیشر آپ میرے دل میں ظاہر ہوں۔ اے پرماتمن! جہان کے بیشمار حصے تیری ذات میں مشتمل ہیں۔ مجھ میں مستغرق ہو کر پاک بنتا ہوں۔

اے ایشر! جیسے پانی نیچے کی طرف آتا ہے اور سالوں میں ہستی اور دن مخفی ہوتے ہیں۔ اسی طرح آزاد منش لوگ تمام اطراف عالم سے میرے پاس آئیں۔

اے پرماتمن! آپ سراسر آرام ہیں۔ اور تکالیف کو برباد کرتے ہیں آپ مجکو پراپت ہوں۔ اور میرے ہردے میں پرکاش کریں۔ ؎

سوا ہن کرد میرے ہردے میں باس ۔ سوا تیرے جاری نہ ہو میرا سانس

(۵) جن الفاظ کے متعدد معنی ہوں اُن کو مہابیاہرتی کہتے ہیں۔ وہ ہو

بھوہ، سوہ اور چوتھی مہ ہے۔ اس چوتھی مہا بیاہرت مہا چمس کے لڑکے
ماہا چمس نے بخوبی سمجھا تھا ہر ایک بیاہرتی کے چار چار معنی لیے گئے ہیں اس
واسطے چار بیاہرتیوں کے سولہ معنی ہیں۔ مہ اسم کا مسمّی برہم ہے۔ وہ محیط
کل ہے۔ اور سب دیوتا اس کے متلذذ اور ماتحت ہیں۔ بھو کا مسمّی کرۂ
خاک اور سوہ کا مسمّی کرۂ ہوا سوہ اسم کا مسمّی کرۂ بالائی طبقہ ہوا۔
بھرمہ کا مسمّی سورج ہے۔ کیونکہ سورج ہی سے تمام کرات منور اور مفید
ہوتے ہیں۔ بھو کا مسمّی آتش اور بھوہ کا باد اور سوہ کا کرۂ آفتاب پھر
مہ کا آفتاب پھر مہ کا مہتاب کیونکہ تمام ستارے اس سے روشن ہوتے
ہیں بھو کا مسمّی رگ۔ بید اور سوہ کا سام بید سوہ کا یجر بید۔ مہ سے مراد
تیر وید ہے۔ کیونکہ اتھر وید ہی سے سب وید استحکام پاتے ہیں۔ بھو سے
مراد پران (نفس) بھوہ سے اپان (ہوائے زیرین) سوہ سے (بیان)
تمام جسم کی ہوا پھر مہ عبارت ہے ان (اناج غلہ) سے کیونکہ اناج کے کھانے
سے ہی زور اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ جو لوگ ان سولہ ارتھوں کو کماحقہ جانتے
ہیں۔ وہ ایشور کو بھی جانتے ہیں۔ اور اُس صاحب معرفت کو اور لوگ بزرگ
جانتے اور تحائف بھیجتے اور نذریں گذرانتے ہیں۔

(۶) ہردیہ یعنی قلب کی شکل نیلوفر کے پھول کی مانند ہے اُس کا منہ نیچے
کی طرف ہے۔ اس میں جوف ہے۔ یہ جوف روح یا جیو آتما کا مقام ہے روح
سراسر نور ہے۔ ظلمت اس سے کوسوں دور ہے۔ حلق میں ایک گوشت کا
ٹکڑا جس کو کوا یا کاک کہتے ہیں۔ اُس کے اوپر کھوپری میں جٹھانوں کی اگنی
کی جگہ ہے۔ ایک رگ کا گزر ہوتا ہے۔ اس ناڑی کو سکھمنا کہتے ہیں۔ صاف
روح مرتے وقت یا تعلق جسمانی کو قطع کرنے کے وقت اس راہ سے باہر
جاتی ہے۔ اور نجات پاتے ہی کرات آتش دباد و آفتاب اور عالم لاہوت میں
سیر کرتی ہے۔ اور کسی منور حرم کی خواستگار نہیں ہوتی۔ اپنے ہی نور سے سرور

رہتی ہے۔ اور دل کی مالکیت حاصل کرتی ہے اس تعلقِ جسمانی کے ترک سے پہلے ہی تمام حواس اور دل پر قابو پا لیتی ہے۔ جب اُس کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ تب مرشد اپنے مرید کو تلقین کرے۔

اے مرید تمہارا (جیو آتما) روحِ تعلقاتِ دنیوی سے صاف ہو گیا ہے اب تم اُس ذاتِ پاک کی پرستش کرو۔ جو نی نام اور بے نشان اور مخزنِ راحت بیکراں ہے۔ جو دل کو آرام پہونچاتی۔ جس کی ہستی میں زوال کو ہرگز دخل نہیں

(۷) زمین خلا آفتاب کا کرۂ اطراف اور متعلقات اطراف یہ طبقات خمسہ سنسکرت میں لوک پنچک کہلاتی ہیں۔ آگ۔ ہوا۔ سورج۔ چاند۔ تارے یہ پانچ روشنی کا منبع ہیں۔ اسکو سنسکرت میں جوتی پنچک کہتے ہیں۔

پانی۔ غلہ۔ نباتات۔ اکاش (خلا) اور اجسام حیوانات مخلوقات خمسہ کہلاتی ہیں سنسکرت میں اس کا نام بہوت پنچک ہے۔

پران۔ بیان۔ اپان۔ ادوان۔ سمان یہ پانچ قسم کی ہوائیں جسم میں ہیں۔ ان کو سنسکرت میں بایو پنچک کہتے ہیں۔ آنکھ۔ کان۔ دل۔ زبان۔ جسم حواس خمسہ کہلاتے ہیں۔ سنسکرت میں اندریہ پنچک ان کا نام ہے۔ چمڑا۔ گوشت رگیں۔ ہڈیاں۔ چربی۔ موادِ خمسہ کہلاتے ہیں۔ سنسکرت میں ان کا نام دھاتو پنچک ہے اس تشریح کے بعد رشی فرماتے ہیں۔ یہ پانچ اقسام جو میں نے بیان کیں ایک دوسرے کی ممد اور معاون ہیں۔ آدمی کو مناسب ہے کہ ان کے حقائق سے وقوف پیدا کرے۔

(۸) یہ سارا جہان اوم کے مسمّی پرمیشر سے گھرا ہوا ہے یعنی پرماتما تمام جہان میں محیط ہے اوم کے تلفظ سے اس کی مسمّی ایشر کی مراد ہوتی ہے۔ اگر اگر کوئی کسی سے احکامِ الٰہی سننے کا طالب ہو تو واعظ اوم کہکر ہدایات کا آغاز کرتا ہے۔ سام بید کے گانے والے اوم کہکر شروع کرتے ہیں۔ ججمان سے پروہت کے پُرستایش کلام کا جواب اوم تلفظ کر دیتا ہے۔ اچارج چاروں

بید سے واقف یگ میں اول اوم کہتا ہے۔ پھر ایشر ستی کا آغاز کرتا ہے اوم یہ کہکر ہر روز ہوم کرنے کا پیمان کرتا ہے۔ استاد یا مرشد تعلیم سے دل میں یہ قرار کر کہ مجکو قرابت الٰہی نصیب ہوا وم شبد کا اچارن کرتا ہے دھیان کے وقت دھیان کرنے والا حضور یادِ الٰہی میں مستغرق ہوتا ہے۔ استاد کو لازم ہے کہ اپنے شاگرد سے تاکید کرے کہ وہ ہر ایک نیک کام کرتے وقت اول اوم کا دھیان کرے۔

(۹) تربیت یافتہ آدمی کو مناسب ہے کہ ہمیشہ احکام الٰہی کی تعمیل کرے۔ راست بازی اختیار کرے۔ ریاضت کی طرف متوجہ ہو اور حواس پر قابو پائے۔ دل کو مانند سے نہ دے۔ اور ہوم بفرمودۂ شاستر کیا کرے صاحب تجرید اگر غیر متوقعہ گھر آجاوے۔ اُس کی خدمت باوقضائے وقت کرے زن فہمیدہ سے نکاح کرا اولاد پیدا کرے اور وقت معہودہ پر عورت سے ہم بستر ہو۔ مگر ان سب حالتوں میں پڑھنے اور پڑھانے کی طرف میل رکھتا رہے۔

راتھی تر رشی رہتی ترکے پسر یہ فرماتے ہیں۔ کہ راست بازی تمام اوصاف حمیدہ میں۔ برتر ہے۔ پورو ششٹھ پورو ششٹھ ہمیشہ ریاضت میں مشغول رہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ ریاضت سب سے افضل ہے۔

مودگلیہ مدگل رشی کے پتر جنکو ناک بھی کہتے ہیں۔ فرماتے ہیں پڑھنا پڑھانا سب کاموں میں اچھا ہے۔ اس سے ہی نجات ہوتی ہے۔ یہی ریاضت ہے بیشک یہی ریاضت ہے۔

(۱۰) تری شنکو رشی فرماتے ہیں۔ کہ تربیت یافتہ آدمی کو مناسب ہے کہ اس عالم کون و فساد میں امور دنیا کا بوجھ بیل کی طرح اٹھائے یا دنیا کے کاموں کو چست ہو کر انجام دے۔ اور ہمیشہ یہ چاہتا رہے کہ میری سخاوت اور عظمت کا قلہ بلند ہوتا رہے اور باہمت آدمی کی طرح مجکو حلال

حق حاصل ہو۔ اور نعمات جلیلہ واصل میرا دل صاف ہو اور میں طریق نجات کو بخوبی سمجھوں۔ میں با دولت بنوں۔ میری ہیبت دلوں میں سرایت کرے عقل سلیم مجکو حاصل ہو اور میں ہمیشہ آپ پاک سے استغفار کرشدہ اور صاف رہوں۔

(۱۱) گرو یا استاد کو مناسب ہے کہ شاگرد کو بید پڑھا کر یہ مشکشا یا نصیحت کرے۔ اے شاگرد تم ہمیشہ راست بولو۔ ایمان کے قواعد بجا لاؤ۔ جو کچھ پڑھا ہے۔ اس کو بھولاؤ مت۔ تعلیم کے بعد مرشد یا استاد کو حق تعلیم دیکر زوجہ اختیار کرو۔ بھول کر بھی کبھی جھوٹ مت بولو۔ ہمیشہ استقلال اور بردباری سے زندگی بسر کرو۔ اور فرائض مذہبی مثل ہوم وغیرہ جو صحت کا باعث ہیں کرتے رہو۔ اور وہ کام اختیار کرو۔ جنمیں دولت جائز پیدا ہو اور تعلیم اور تعلم سے ہرگز غافل مت ہو۔ استاد واعظ عالم اور عارف کی مدارات کرو۔ والدین اور غیر متوقعہ عارف کی خدمت کرو۔ اعمال حمیدہ کی عداومت کرو۔ اور افعال ذمیمہ سے مجتنب رہو۔ جو لوگ مشاہیر سے ہیں اُن کو آسن وغیرہ دے کر خوش کرو۔ اعتقاد سے خیرات کرو۔ بے اعتقادی سے بھی خیرات کرو۔ کیونکہ نہ کرنے سے اچھی ہے۔ روپیہ حاصل ہونے کی غرض سے بھی خیرات کرو۔ شرم سے خیرات کرو۔ خوف سے خیرات کرو دوست کا کام بننے کی غرض سے بھی خیرات کرو۔ اگر کسی مسئلہ یا فرض کے دو متضاد معنی ہوں۔ تو رواج ملک اور وقت پر عمل کرو۔ براہمن اور بزرگان دین اس مسئلہ مشتبہ المعنی پر جس طرح عامل ہوں۔ ویسے تم بھی عمل کرو۔ یہی بید کی اگیا اور گرو کا حکم اور مرشد کی تلقین ہے۔

(۱۲) تعلیم کے فرائض سمجھانے کے بعد پھر پرماتما سے التجا کی یا شکر الٰہی بجا لائے۔

اے پرماتمن! ہمارا ن ہم کو آرام دیں ایمان مجکو مسکہ دیں حسن باصرہ مجکو آرام

دے اور بازو ربازو ہماری راحت کا باعث ہو۔ اور عقل اور گویائی ہمیں آرام بخش ہو ویں۔ اور چلنے والے بازو رقدم مجکو آرام پہونچاویں۔ اے سب افعال کے نتیجے دینے والے ایشر اے سرب بیاپک اے قادرِ مطلق پرماتمن آپ کو ہمارا سجدہ قبول ہو اس گوناگوں جہان کو اے ذاتِ متناہی تو نے موجود کیا تو سب سے اعلیٰ ہے اور بمنزلہ عیاں ہیں ضرور آپ کو حاضر سمجھا یہ میرا خیال کتبِ صادقہ کے مطابق ہے۔ یہ میرا کلام سامع کا محافظ ہے۔ اور قاری کا نگہبان اے خالقِ جہان آپ نے میری اور میرے استاد کی حفاظت کی تکالیفِ ذاتی نوعی اور قدرتی سے ہم دونوں کو محفوظ رکھا (ابتدا اور انتہا کے نتیجوں میں محض زمانہ کا فرق ہے اور سب طرح سے یکساں ہی ہیں) تیرہویں پنشد پر نمابلی (باب اوّل) موسوم بہ شکشا دہیا باب تعلیم ختم ہوئی

ہر مہانند بلی

مناجات

(۱) گورو اور شش یہ پرارتھنا کرتے ہیں۔ اے پرماتمن! ہم دونوں استاد اور شاگردوں کو زیادہ طلبی سے محفوظ رکھ اور ہم دونوں کی حفاظت کر کہ ہم دونوں علومِ معرفت سے مسرور ہو کر عوارضِ متضادہ سے موشر نہوں اور ہم دونوں کی تعلیم اور تعلم جلالِ ایزدی پیدا کرے۔ اور ہم دونوں باہم مخالف نہ ہوں۔ آلام ثلاثہ نفسانی۔ لسانی۔ اور جسمانی سے ہمیشہ ہماری نگہبانی کر۔

(۲) بنامِ خدا۔ حق شناس راحتِ عظمیٰ حاصل کرتا ہے۔ متقدمین نے اوصافِ الٰہی اس طرح بیان کئے ہیں۔ وہ لازوالِ بری از انتقال ہے

سراسر دانش ہے۔ بیکراں ہے۔ اس کا نام برہم ہے۔ جو صاحب تمیز عقلِ سلیم سے اُس ذاتِ پاک کو جانتا ہے۔ وہ مرادات مطلوبہ کو حاصل کرتا ہے۔ اور واصل بحق ہوتا ہے۔ اس پرماتما سے اکاش پیدا ہوا اکاش سے بایو (ہوا) بایو سے آگ۔ آگ سے جل۔ جل سے پرتھوی پرتھوی سے غلات کے درخت۔ درختوں سے دانے۔ دانوں سے منی (ریبیریہ) اور منی سے پرش (جسم انسانی) پیدا ہوا جسم انسانی خون۔ گوشت۔ استخوان۔ مغز وغیرہ سے مرکب ہے۔ اس جسم کا بالائی حصہ سر ہے۔ جو حمل میں اول بنتا ہے۔ پھر دائیں بائیں پسلیاں اور ناف سے لیکر حلق تک حصہ وسط ہے۔ اور ناف کا زیرین حصہ دُم یعنی مقعد کے متصل کا مقام جہاں سے جانوروں کی دُم نکلتی ہے۔ اور اُس کو زمین پر ٹیک کر بیٹھتے ہیں۔

(۲) تمام مخلوقات ساکن اور متحرک جنکا وجود زمین پر ہے۔ سب غلہ سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اور اَن سے ہی سب کی پرورش ہوتی ہے۔ اور اَن یعنی زمین میں ہی سب فنا ہو جاتے ہیں۔ تمام اشیائے مخلوقہ میں اَن ہی سب سے بڑا اور طاقت بخش ہے۔ چونکہ مرضِ گرسنگی کا علاج اَن سے ہوتا ہے۔ اس واسطے اس کو سرادویہ کہتے ہیں۔ جو آدمی اَن کو یہ خیال کر کہ تمام مخلوقات کی جان ہے اُس کو کام میں لاتے اور بنظرِ عزت دیکھتے ہیں۔ وہ سب قسم کے غلات کو حاصل کرتے ہیں۔ اَن ہی سب مخلوقات میں بزرگ ہے۔ اس واسطے جمع ادویہ اَن کو کہتے ہیں۔ اَن سے ہی تمام حیوانات اور مخلوقات متحرک اور ساکن پیدا ہوتی ہیں۔ اور وجود یافتہ نشو و نما اَن سے ہی پاتے ہیں۔ انسان اور حیوان اُس کو کھاتے ہیں۔ یہی وجہ اُس کے اَن کہلانے کی ہے۔ اور اَن ہی مخلوقات کو کھا جاتا ہے۔ کیونکہ اجزا سپردہ سے

غلہ کا وجود پیدا ہوتا اور ترقی پاتا ہے غلہ سے بنے ہوئے وجودِ کثیف کے علاوہ اس کے اندر ایک اور لطیف جسم ہے۔ جس کو پران سے (وجودِ انفاس) کہتے ہیں وہ وجود اس تمام جسم صوری میں ساری ہے پران آتما کے بھی اعضا جسم کے اعضا کی مانند ہیں۔ اس پران آتما کا سر پران ہے۔ بیان جانبِ راستِ اپان جانبِ چپ اور وسط اُس کا اکاش ہے۔ وہ پرتھوی سے سہارا پائے ہوئے ہے اس کی زیادہ وضاحت اگلے منتر میں ہے۔

(۳) حواسِ انفاس کے قایم رہنے سے قایم رہتے ہیں۔ آدمی اور حیوان سب کا سہارا پران ہی ہیں۔ پران ہی تمام حیوانات کی عمر ہے۔ جو لوگ پران کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ پوری عمر حاصل کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے پران کو ہی مجمع عمر کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے پران کو ہی عین عمر کہا جاتا ہے (تکرار تاکیداً ہے) پران کا وجود وہی ہے جس کا ذکر اوپر ہوا۔ وجودِ انفاس کے علاوہ ایک اور وجود ہے۔ جس کو منوے (وجودِ دل) کہتے ہیں۔ اس سے ہی یہ تمام جسم صوری پُر ہے اور وجو القلب ہی مثلِ وجودِ صوری اعضا رکھتا ہے۔ اُس کا سر حرکتِ قلبی ہے۔ اور دل کا میلان بطرفِ کلام اُس کا جانبِ راست اور اُس کے حلیم بنانے والی حرکت جانبِ چپ اور اس کا وسط وہ حرکت ہے۔ جس سے حواسِ پر وہ حکومت کرتا ہے وہ حرکت (برتی) جس سے عدم آزاری کی طرف اُس کی دُم یا مقام قیام (مقعد ہے) اس اس بیان کی تائید عبارتِ آئندہ میں ہے۔

(۴) پرماتما کو کلام نہیں دریافت کر سکتا۔ اگر اس سے وصال کا ارادہ کرتا ہے تو عاجز ہو کر دل کے ساتھ ہی واپس ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ وہ ذاتِ کبریٰ لفظ اور بیان سے مبرا ہے۔ دانشمند اُس کی حقیقت

کبھی خائف نہیں ہوتا۔ اس پر ماتما کے قواعد مقررہ کے موافق منوے آتما (وجود القلب) اس جسم میں قایم ہے۔ وجود العقل اس وجود القلب سے جدا ہے۔ وجود العقل وجود القلب میں ساری ہے۔ وجود العقل ہی مجسم کی طرح اعضا سے مرکب ہے۔ اس کا سر اعتقاد رئیس اعضا ہے۔ حسب حکم کتب شریعت کام کرنا یہ توجہ جانب راست اور جانب چپ توجہ بکلام راست اُس کی کمر یا حصہ وسط ایمنی ہے اور فوقیت یا عظمت اس کا مقام قیام ہے فقط۔

(۵) وجود العقل سے ہی انسان یگ کرتا ہے۔ اور سب کاموں کا ارادہ اسی وجود العقل سے ظہور میں آتا ہے۔ دانشمند لوگ پرماتما کو جو سراسر عقل ہے پوجتے ہیں۔ اسی طرح اگر ہر فرد بشر ذات الٰہی کے حصول میں غافل نہ ہو کر بتوجہ باطن اس کی یاد کرے۔ تو اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ مرادات مطلوبہ کو حاصل کرتا ہے۔ یہ وجود العقل وجود القلب میں ساری ہے۔ اس وجود العقل سے وجود السرور علیحدہ ہے۔ وجود السرور وجود العقل میں ساری ہے وجود السرور بھی با اعضا ہے۔ اس کا سر محبت بدیدار احباب ہے۔ جانب راست حصول مرغوب کی راحت جانب چپ وہ خوشی جو دوست صادق کے دیدار سے ہو۔ اور سرور حصہ وسط اور اُس کا مقام قیام پرماتما مخزن سرور پرماتما ہی ہے۔ بیان آئندہ اس کا موید ہے۔

(۶) جو آدمی ہستی حق کا قائل نہیں وہ بمنزلہ عدم کے ہے یا یہ کہو کہ وہ آدمی ہی نہیں۔ جو انسان یہ کہتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ برہم ہے۔ وہ صاحب نجات ہے۔ لوگ اس کو سنت یا پارسا کہتے ہیں وجود العقل میں ہی برہم بیاپک ہے۔ جو سراسر سرور اور

راحت ہے۔ شاگرد استاد سے اب سوال کرتا ہے۔ کیا جاہل بھی مرنے کے بعد واصل بحق ہوتا ہے۔ یا عالم اس جہان سے دوسرے جہان میں جاکر یعنی مرنے کے بعد راحتِ ابدی حاصل کرتا ہے۔ استاد نے کہا ابتدائی مخلوق میں خالق نے چاہا کہ دنیا بنائی جاوے یا خلقت پیدا ہو۔ اس آرزو سے اس پرماتما نے اپنا گیان پھیلایا اور پرجاکو رچا مخلوقات کو پیدا کر ہر ایک وجود میں آپ ساری ہوا اور اس مخلوق کی دو صورتیں بنائیں۔ لطیف اور کثیف کثیف مراد اس مخلوقات سے ہے۔ جو جسمِ عنصری رکھتا ہے۔ اس مخلوقات کو سنسکرت میں نرنجنہ یعنی قابلِ بیان بھی کہتے ہیں دوم لطیف جس کا وجود محسوس نہ ہو۔ پہلی قسم میں زمین شامل ہے۔ دوسری قسم کی مثالِ اکاش یا ہوش اور بے ہوش ایمان و کفر۔ مخلوق پیدا ہوئیں۔ خالقِ لازوال ہے۔ اور ان سب میں سرایت کر رہا ہے۔ بیانِ آئندہ اس کا معاون ہے۔

(۷) یہ محسوس دنیا ابتدا میں نہ تھی۔ بعد میں بصورتِ اجسام ظاہر ہوئی۔ پرماتما نے عالمِ جسمانی کے شہود میں لانے سے پہلے اپنی ذات کو ہویدا کیا۔ اسی واسطے پرماتما کو سوکرت یعنی اپنا آپ بنانے والا کہتے ہیں۔ وہ پرماتما مخزنِ تقدس ہے۔ انسانی روح اس کی حقیقت کی لذت کو حاصل کر آرام کلی پاتی ہے۔ چونکہ ذاتِ باری سرور مجسم ہے۔ اس واسطے اس کے واصلین کامل راحت کا ذائقہ چکھتے ہیں۔ اگر وجودِ باری نہ ہو تو کوئی بھی زیست کا خواہش نہ ہو۔ اور کوئی ہوا بھی اپنا فعل ظاہر نہ کرے۔ جب روح انسانی اس غیر منظور اور بے جسم اور بے تغیر ذات کو بیخوف ہو کر دریافت اور مواصلت کا درجہ پاتی ہے۔ تو نجات کے رتبے کو پہونچتی ہے۔ اگر

اس کی ذات کے دریافت میں اُس کو غفلت کا پردہ مانع ہوتا ہے۔ تو وہ پایۂ نجات سے گر جاتا ہے۔ اور خوف اُس کے دامن گیر ہوتا ہے جو علماء ہر گونہ علم میں ماہر ہیں۔ مگر دانشِ الٰہی یعنی یافت ذاتِ لی کم و کاست سے محروم ہیں۔ وہ ہمیشہ خوف و ترس میں مبتلا ہیں۔ یہاں آئندہ اس کا موکد ہے۔

(۸) ہوا پرماتما کے خوف سے اپنا کام کرتی ہے۔ اور سورج بھی اس کے خوف سے طالع ہوتا ہے۔ آگ اور بجلی اس کے ہی خوف سے اپنے اپنے کام کرتے ہیں۔ اور پانچویں موت بھی اس کے خوف سے ڈرتی ہے یعنی جو عابد اُس عبادتِ خالص کرتے ہیں۔ موت اُن کے پاس نہیں پھٹکتی اگر کوئی راجا صاحب علم اور عمل ہو زور سے اپنے دشمنوں کو مغلوب کرتا ہو۔ تمام جہان اُس کا مطیع اور فرماں بردار ہو اُس علم اور عمل جوانی اور اطاعت سے جو راحت اس کو حاصل ہوتی ہے۔ لوگ اُس کو بہت بڑی سمجھتے ہیں۔ اور ایسے راجا کو مجسم مسرت خیال کرتے ہیں۔ لیکن اس خوشی کا سوگنا اُس شخص کو حاصل ہوتا ہے۔ جو علمِ موسیقی میں کمال رکھتا ہو۔ یا بے غرض بید کے جاننے والا۔ عالمِ موسیقی کو جو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اس سے سوگنی اُس موسیقی دان کو ہوتی ہے۔ جو راست باز ہو۔ اس کو دیو گندھرب کہتے ہیں۔ دیو گندھرب کو جو راحت حاصل ہوتی ہے۔ اُس کا سوچند چرلوک پتر ہی کو حاصل ہوتا ہے۔ چرلوک لوک پتری سے سوچند اچانچ فاضلوں کو ہوتا ہے۔ اس سے سوگنا کرم دیو کو حاصل ہوتا ہے۔ کرم دیو سے سوگنا دیو کو حاصل ہوتا ہے۔ دیو کے سکھ سے سوگنا اندر کو حاصل ہوتا ہے۔ اندر کے آرام سے سوگنا برہسپتی کو برہسپتی سے سوچند پرجاپتی کو پرجاپتی کے آنند سے سوگنا برہمانند ہے۔ برہم واحد ہے۔ تمام جہان میں محیط جو شخص اُس ذاتِ پاک

کو اس طرح جانتا ہے۔ وہ ان تمام آن سے پران سے منو سے بگیان سے اور آنند سے اجسام کو ترک کر دیتا۔ اور مکت ہو جاتا ہے۔

(۹) جس پرماتما کو من اور بانی نہیں پہونچ سکتی اس کو صاحب دانش دریافت کر بیخوف رہتا ہے اور کسی آرزو سے آزار نہیں پاتا۔ وہ ہر وقت اپنے کاموں کو دیکھتا رہتا ہے۔ اور ناجائز افعال سے پرہیز کر جائز اور پسندیدہ امور کو اختیار کرتا ہے۔ نیک کرداری سے ہر دم خوش رہتا ہے۔ یہ انیشت یعنی برہم بدیا یا (علم الٰہی) ہے۔

برہمانند بلی ختم ہوئی

بھرگو بلی

(۱) بھرگو رشی اپنے پتا برن کے پاس گئے اور التجا کی اے صاحب کرامت مجھے برہم کی حقیقت بتائیے۔ برن نے فرمایا۔ ان۔ پران چکشو۔ شروتر۔ من۔ باچم۔ یہ سب برہم ہیں۔ وہ برہم کارن (علت) ہے۔ اور تمام مخلوقات اس سے پیدا ہوتی ہے۔ وہی سب کا پروردگا ہے۔ اور آخر اُس میں سب لین (فنا) ہو جاتے ہیں۔ وہی تمام کائنات کے ظہور اور قیام اور تباہی کا موجب ہے بھرگو جی نے یہ سُنکر ریاضت مناسب وقت اختیا کی۔ اس سے اُن کو یہ معلوم ہوا۔ کہ ان ہی برہم ہے۔

(۲) بھرگو جی نے ریاضت سے ان کو برہم جانا۔ کیونکہ ان سے ہی تمام اجسام پیدا ہوتے ہیں۔ اور سوا شدہ مخلوق ان سے ہی پرورش پاتی ہے۔ ان ہی میں مخلوقات کے اجسام لین (فنا) ہوتے ہیں۔

اس طرح ان کو برہم خیال کرکے بھرگو جی اپنے پتا مرن کے پاس جاکر بولے اے صاحبِ عظمت مجکو برہم کی حقیقت سے واقف فرمائیے وار بزرگوار نے فرمایا۔ ریاضات شاقہ سے برہم کو دریافت کرو کیوں کہ تپ (ریاضت) ہی حصول برہم کا موجب ہے۔ بھرگو جی ریاضت کی طرف مائل ہوئے۔

(۲) ریاضت سے یہ معلوم کیا کہ پران ہی برہم ہے۔ کیونکہ پران سے ہی یہ سب جہان پیدا ہوتا ہے۔ پیدا ہوکر پران سے ہی جیتا ہے پھر (پران) میں ہی سب فنا ہوجاتے ہیں۔ پس پران کو برہم سمجھا۔ اس کی تحقیق کے لئے پھر اپنے پتا بُرن کے پاس گئے۔ اور عرض کی اے مہاتمن! آپ برہم کو جانتے ہیں۔ مجھ پر بھی اس کا حال منکشف کیجئے پتا نے فرمایا۔ تپ کرو۔ کیوں کہ تپ سے ہی یہ راز منکشف ہوگا۔ بھرگو جی نے پھر تپ کیا۔

(۳) تپ کرتے کرتے یہ معلوم ہوا کہ من ہی برہم ہے۔ کیوں کہ من سے ہی یہ ساری خلقت پیدا ہوتی ہے۔ من سے ہی پیدا شدہ مخلوق جیتی ہے۔ اور من ہی میں سب فنا ہوتے ہیں۔ پس بھرگو جی نے من کو برہم سمجھا۔ اس کی تحقیق کے لئے پھر اپنے پتا برن کے پاس گئے اور عرض کی۔ اے مہاتمن! آپ برہم کو جانتے ہیں۔ مجھ پر بھی اس کا حال منکشف کیجئے۔ پتا نے کہا تپ کرو۔ کیوں کہ تپ سے ہی یہ راز منکشف ہوگا۔

(۴) بھرگو جی نے پھر ریاضت کی۔ اُس وقت معلوم ہوا کہ بگیان برہم ہے۔ کیونکہ بگیان ہی سے تمام مخلوق پیدا ہوتی ہے۔ اور اس سے پیدا شدہ مخلوق جیتی ہے۔ بگیان ہی میں سب لین ہوجاتے ہیں۔ اس اعتبار سے بگیان ہی برہم ہے۔ بگیان کو برہم جان کر پھر اپنے پتا

برن کے پاس گئے۔ برن جی نے پھر یہی کہا کہ تپ کرو۔ اس سے برہم معلوم ہو جائے گا۔

(۶) بھرگو رشی تپ میں مشغول ہوئے۔ اور دریافت کیا کہ آنند ہی برہم ہے۔ کیونکہ آنند سے تمام پرجا پیدا ہوتی ہے۔ آنند سے ہی تمام مخلوقات جیتی ہے۔ آنند ہی میں تمام آفرینش لین ہو جاتی ہے۔ یہ بھرگو رشی اور برن جی کا مکالمہ ہے۔ دانش کا مخزن یا حامل جیو آتما ہے۔ جس کو یہ راز بخوبی معلوم ہو جاتا ہے۔ وہ ہمہ تن مسرور بنجاتا ہے۔ انن کی مکرر تعریف کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ صاحب غلہ آنند رہتا ہے۔ اور بلوان ہوتا ہے۔ وہ صاحب اولاد ہوتا ہے۔ گائے۔ گھوڑے۔ اور شہرت اس کو حاصل ہوتی ہے۔

(۷) اناج کی نندیا مذمت کرنی چاہیئے۔ آدمی کو مناسب ہے کہ یہ عہد کرلے۔ کہ میں اناج کی مذمت نہ کروں گا۔ انن ہی پران پران ہے۔ انن ہی شریر ہے۔ پران سے جسم قایم رہتا ہے۔ اور جسم سے پران اس اعتبار سے دونوں لازم ملزوم ہیں۔ جو شخص اس حقیقت سے واقف ہے۔ وہ تادیر جی سکتا ہے۔ غلہ جمع رکھتا ہے۔ اور خوب کھاتا ہے۔ اولاد۔ مویشی۔ اور جلالِ علمی اس کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور شہرۂ آفاق ہوتا ہے۔

(۸) انن کو ناجائز یا ممنوع نہ سمجھے یہ ہمیشہ عہد کرلے۔ پانی چونکہ حفاظت زندگی کرتا ہے۔ اس لئے اس کو بھی انن کہتے ہیں آفتاب کی حرارت بباعث اس کے کہ حرارتِ غریزی کو بڑھاتی ہے۔ انن کی غرندہ ہے۔ پانی میں اجرامِ منور کی شعاعیں ہیں اور اجرامِ منور کی شعاعوں میں پانی موجود ہے۔ اس لحاظ سے

دونوں لازم ملزوم ہیں۔ جو شخص اس حقیقت سے واقف ہوتا ہے۔ وہ باعزت ہوتا ہے۔ صاحب غلّہ ہوتا ہے۔ اولاد۔ گھوڑے اور علوم کے جلال والا ہوتا ہے۔ عزت پاتا ہے۔ غلّہ بہت جمع کرنا چاہئے۔ یہ دھرم اگیا ہے۔ اس کو اپنے دل میں قایم کرنا مناسب ہے۔ زمین بھی بلحاظ اس کے کہ جمیع خوردنی ہا زمین سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان ہی اکاش (خلا) اجرام منور سے تعلق رکھتا ہے۔ اس واسطے یہ بھی غلّہ کے کھانے میں ممد ہے۔ پس زمین بمنزلہ خوردنی اور خلا بمرتبہ خورندہ ہیں۔ دونوں لازم ملزوم ہیں۔ پس یہ دونوں زمین اور خلا خوردنی اور خورندہ ہونے سے ایک گونہ اناج ہی ہیں۔ جو شخص اس التزام کو جانتا ہے۔ وہ عزت پاتا ہے۔ صاحب غلّہ ہوتا ہے۔ اولاد۔ گھوڑے۔ اور علوم کے جلال اس کو حاصل ہوتے ہیں۔ نورِ عزت سے منور رہتا ہے۔

(۱۰) اگر کوئی اتیتھی یا اپدیشک اسے اُس کو رہنے کے لئے جگہ دے اور حسب توفیق ان کی مدارات کرنے کا عہد کرلے۔ اس واسطے بہر حال فراہمی غلّہ کی طرف متوجہ ہو دھرم والوں کا یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ ہم جو غلّہ پکائیں وہ مساکین اور واعظین کے واسطے ہے۔ اور بڑے اعتقاد سے اُس کو بنایا ہے۔ یہ اول درجہ کا غلّہ اس اوّل درجہ کے مہاتما کے واسطے ہے۔ اور اوسط درجہ کا۔ اوسط کے واسطے۔ اور ادنیٰ درجہ کا ادنیٰ کے واسطے۔ جو لوگ اس قسم کی خیرات سے واقف ہیں۔ وہ خیرات سے نتیجہ پسندیدہ حاصل کرتے ہیں۔ زبان سے ہمیشہ پرماتما کی ستوتی اور دھرم کا اُپدیش کرنا واجب ہے اور توجہ دلی سے پرماتما کا ذکر کرنا اور مداومت کی طرف مایل ہونا چاہئے ہاتھوں سے اچھے کام کرنے چاہئیں۔ اور

پاؤں سے اچھے مقامات میں جانا مناسب ہے مقعد سے فضلہ نکالنا
چاہیئے۔ نہ واطت کرانا ہر انسان کے واسطہ ہی اجازت ہے۔
اس کے علاوہ ایسے کام ہیں جو یہ تعلق اجرام منوّر اور خلا ظہور میں
آتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ بارش کے لئے ارادہ کرے۔ کیوں کہ تمام
کی آسودگی بارش ہی پر منحصر ہے۔ حرارتِ برقی کے بڑھانے
کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو نیکو سیرت سب کو ایک نظر سے
دیکھتے ہیں۔ اُن کی خدمت کیا کرے۔ اجرام سماوی پر نظر ڈال
شانِ الٰہی کو یاد کرنا واجب ہے۔ التِ تناسل سے اولاد پیدا کرنی
چاہیئے۔ مجامعت کا سرور سب دنیوی سروں سے بڑھکر ہے۔ مگر یادِ
الٰہی سے جو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اُس کے یہ پاسنگ بھی نہیں
ان سب کا اکاش سے تعلق ہے۔ جو لوگ اس کو اچھی طرح کام
میں لاتے ہیں۔ وہ عزت پاتے ہیں۔ اور اپنے عیال و اطفال
اور قرابتیوں کی خاطر تواضع میں مشغول ہوتے ہیں۔ جو عابد
پرماتما کو سب سے بڑا مانکر پوجتا ہے۔ وہ صاحبِ برکت ہوتا ہے
جو عابد پرماتما کو سب سے بڑا مانکر پوجتا ہے۔ وہ صاحبِ برکت ہوتا ہے
جو پرماتما کو سب سے غالب اور زبردست خیال کر پوجتا ہے۔
وہ سب پر فائق ہو جاتا ہے۔ اُس کے سب دشمن مغلوب اور محروم
رہتے ہیں۔ جو ذات تمام اجسام ارضی اور منوّر اجرام سماوی
میں محیط اور ساری ہے۔ وہ واحد ذاتِ باری ہے۔ جو اس
حقیقت سے واقف ہیں۔ وہ اس سنسار کی آرزو کو ترک کر ان پران
سن۔ بگیان اور آنند کے بنے ہوئے جسم کو چھوڑ کر آزاد کامل ہو کر
جہاں چاہتے ہیں۔ رہتے ہیں۔ اور ہر جگہ اُس کی قدرتِ کاملہ کا خیال

کر راحتِ عظمیٰ کو حاصل کرتی ہیں۔ اور ہر مقام پر منبع اعتدال وجود ذوالجلال کے جلال کا نغمہ سرا ہوتی ہیں۔ اور کہتی ہیں۔ کہ ہم ان ہوں۔ نیز ان کا خورندہ عزت بخش کام کرتی ہیں۔ اور اس دنیا میں ایشر کی کرپا سے دکھوں سے چھوٹ کر نجات کا ذائقہ چکھتے ہیں جس نے ہم کو یہ بے بہا نعمتِ نجات عطا کی ہے۔ وہی میرا محافظ ہے۔ ہم روئیدگی پر بسر کرتی ہیں۔ جہان کے سب مصائب سے ہم الگ ہوں۔ پرمیشر کرپا کر کہ ہم فرقہ انسان میں ایسی ہوویں۔ جیسے کہ اجرام سماوی میں آفتاب ۔

بھرگو بلی ختم ہوئی

اغلاط نامہ تیتر پوپنشد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۳	ترک حروف	ترکیب حروف
〃	〃	کتاب	کتابت
۴	۵	رفت	رخت
۵	۱۹	بانوں	بالوں
۶	۵	جونی	بوبی
〃	۲۲	جحمان سے	جحمان بھی
۷	۱	ایشرستی	ایشرستوتی
۸	۱۰	دولت جانبر	دولت جانگیر
۹	۵	سمجھا	سمجھتا ہوں
〃	۱۵	آرلام	آلام
۱۱	۱۵	وحوالقلب	وجود القلب
۱۴	۲	سیافت	شناخت
〃	۵	یہاں	بیان
۱۵	۱۴	اختیا	اختیار
〃	۱۷	سواشدہ	پیدا شدہ
۱۵	۱۷	پروس	پرورش
۱۶	۱	مرن	پرن
۱۷	۱۱	اناج کی نندیا مذمت کرنی چاہئے	اناج کی نندیا مذمت نکرنی چاہئے
۲۰	۳	ہوں	ہیں
۲۰	۴	دگھوں	دکھوں